Vol. 5 No.4 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

سیرت نگاری کا تاریخی پس منظر اور بنیادی مآخذات کا اجمالی تعارف

A BRIEF INTRODUCTION TO THE HISTORICAL BACKGROUND OF BIOGRAPHY AND BASIC SOURCES

احسان الحق ظہیر پی ایچ ڈی سکالر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا، سرگودھا☆
ڈاکٹر ساجد اقبال اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامی و عربی علوم، جامعہ سرگودھا، سرگودھا☆☆

Abstract

Muslims believe that Prophet Muhammad (SAW) is a divine messenger for all humanity and for all times being the last in the chain of prophet hood. The Prophetic biographies have been constantly inscribed since the time of the sahabah till present day. In accordance with the changing trends and circumstances, the sirah writers adopted and followed new styles and methodologies for their works. The intellectual task of collecting information about sirah, its compilation, and codification was brought to a successful completion till the third century AH. The following generations of sirah writers solely depended on this first lot without adding something new to it, therefore, there has been no change/modification in this area. But as far as styles of writings, elucidations and explanations, long and short works out of the already codified sirah material are concerned, biographers have contributed a great deal to this area. This research paper explain the historical biography and of sirah and its basic sources. It also critically examines the historical back ground of sirah literature its various methodologies and trends adopted by the classical writers for writing sirah of the Prophet Muhammad (SAW).

Keywords: sirah, sources, magazi, sirah writers, hadith

رسول کریم ﷺ کی سیرت کا یہ اعجاز ہے کہ ہر زبان، ہر زمانے اور سیرت کے ہر پہلو پر کتابیں تصنیف کی گئی ہیں حضور ﷺ کی سیرت کا ذکر قرآن کریم سے شروع ہوا ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ مسلم اور غیر مسلم اصحاب علم و فضل نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ زیر نظر مضمون میں سیرت کا لغوی و اصطلاحی مفہوم، سیرت نگاری کا تاریخی پس منظر اور اس کے ابتدائی مصادر جو کے دوسری صدی ہجری تا دسویں صدی ہجری پر مشتمل ہیں کا اجمالی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

سیرت کا مفہوم

سیرۃ، عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی جمع سیر ہے۔ اردو اور فارسی میں "سیرت" اور عربی میں "السیرۃ" استعمال ہوتا ہے۔ اس کا مادہ س، ی، ر ہے سَارَ یَسِیر سیر (باب ضَرَبَ یَضرِبُ) سیراً او مسیراً سے مشتق ہے۔ اس کے معانی "جانا، لے جانا، چلنا، چلانا، منزل اور مسافت" کے ہیں۔

السیر:الزھاب نھاراولیلا، واماالسری فلا یکون الا لیلا، کالمسیر، یقال: سارالقوم (---)اذاامتدبھم السیر فی جھۃ توجھو الھا،ویقال: بارک اللہ فی مسیرک ای سیرک"[1]

"سیر (کا معنی ہے) دن اور رات کو چلنا، (اس سے لفظ) سریٰ ہے جس کا مطلب فقط رات کو چلنا ہے کہا جاتا ہے (سار القوم) یعنی لوگ چلے۔ جب اپنی منزل کی جانب ان کی سیر (چلنا) لمبی ہو جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ اللہ پاک تیرے جانے میں برکت دے"۔

ابنِ منظور نے سیرت کی یوں وضاحت کی ہے۔

"ایسرہ: السنۃ، وقد سارت وسرتھا السیرۃ الطریقۃ ،یقال: ساربھم سیر ۃ حسنۃ السیرۃ: الھینہ،وفی التنزیل العزیز:سنعیدھا سیرتھاالاولیٰ و سیرت سیرۃ: حدث احادیث الاوائل[1]۔

[1] ۔ محمد مرتضیٰ الزّبیدي، تاج العروس من جواہر لقاموس، دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان، 2007ء، 559:4

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

"سیرت کے معنی سنت اور طریقہ کے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ان کے اچھے طریقے پر چلا۔ سیرت کا معنی ہیئت و حالت بھی ہے۔ قرآن مجید میں ہے "ہم نے اسے عنقریب پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں بیان کیں"۔

امام راغب نے سیرت کے مفہوم کی یوں وضاحت کی ہے:

السیرة: الحالة التی یکون علیها الانسان وغیره عزیزیاً کان اومکتباً[2]

ترجمہ: سیرت سے مراد وہ حالت ہے جس پر انسان وغیرہ قائم ہو، چاہے وہ طبعی وغیر اختیاری ہو یا چاہے وہ کسب کی گئی ہو۔

قرآن مجید میں ہے:

1-وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْر[3]

اور ان میں چلنے کی منزلیں مقرر تھیں

2-وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا[4]

اور پہاڑ چلنے پھرنے لگیں گے۔

3-فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ[5]

موسٰی علیہ السلام نے مدت پوری کر لی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چلے

5-فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ[6]

سو زمین میں چل پھر کر دیکھ لو۔

یعنی سار یسیر سیرا ومسار اومسیراً سے ان تمام مصادر کا اسم "سیرۃ" ہے۔ یہ سار الیسیر سے فعلۃ کا وزن ہے، بمعنی چلنے کا انداز و طریقہ۔ جیسے ذبحۃ کا معنی ہے ذبح کا طریقہ اور قتلۃ کا معنٰی ہے قتل کا طریقہ[7] اس طرح لفظ سیرۃ اسلوب، چال چلن، حالت، رویہ، کردار، خصلت و عادت کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے[8]۔ یوں لغوی طور پر سیرت کے معنی سنت، طریقہ، ہیئت و حالت، خصلت و عادت، کردار، طرزِ زندگی، عزت و ناموس، معاملہ، مغازی، جہاد، طریقہ جنگ، قواعد و ضوابط، بین الاقوامی معاملات، سوانح حیات، مذہب، کہانی، تذکرہ اسلاف اور سیرت نبویؐ ہے۔

---

[1] ۔ ابن منظور جمال الدین الافریقی، لسان العرب، دار صادر بیروت، 1984ء، ص:389،390

[2] ۔ امام راغب اصفہانی، غریب القرآن، مطبع دار الفکر، بیروت۔لبنان: س ن، 1:247

[3] ۔ سباء، 34 :18

[4] ۔ الطور، 52 :10

[5] ۔ القصص، 28:29

[6] ۔ آلِ عمران، 3:137

[7] ۔ کیرانوی، مولانا وحید الزماں، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات لاہور، 2001ء ص:831

[8] ۔ اردو دائرہ معارف اسلامی، دانش گاہ پنجاب، لاہور، 1987ء، ص:410

Vol. 5 No.4 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

سیرت کا اصطلاحی مفہوم

سیرت سے مراد آنحضرت ﷺ کے حالات زندگی اور اخلاق وعادات کا بیان ہے[1]۔ اس لفظ کا اطلاق حضور ﷺ کی حیاتِ مبارکہ پر ہوتا ہے۔ سیرت کی اولین کتابیں چونکہ "مغازی" کہلاتی تھیں، اس لیے سیرت کے معانی میں خصوصیت سے آپ ﷺ کے مغازی کا بیان اور بعد ازاں آپؐ کی زندگی کے حالات کا بیان شامل ہو گیا[2]۔ علامہ شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ "کئی صدیوں تک یہی طریقہ رہا؛ چنانچہ تیسری صدی تک جو کتابیں سیرت کے نام سے مشہور ہیں مثلاً سیرت ابن ہشام اور سیرت اموی وغیرہ غزوات کے حالات پر مشتمل ہیں، البتہ زمانہ مابعد میں مغازی کے سوا اور چیزیں بھی داخل کر لی گئیں۔ مثلاً "مواہب لدنیہ" میں غزوات کے علاوہ سب کچھ ہے[3]"۔

مولانا ادریس کاندھلویؒ نے سیرت کی یوں وضاحت کی ہے۔

آپؐ کی اصل سیرت تو تمام ذخیرہ احادیث ہے، لیکن متقدمین کی اصطلاح میں فقط غزوات اور سرایا کے حالات اور واقعات کے مجموعے کو سیرت کہا جاتا ہے۔[4]

گویا آپؐ کی مبارک زندگی کے حالات وواقعات کے بیان کو سیرت کہا جاتا ہے۔ اور یہ لفظ نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ مخصوص ہے۔ لہٰذا جب مطلق لفظِ سیرت بولا جائے تو اس سے آپؐ کی سیرت ہی مراد ہوتی ہے۔ جب کبھی اس لفظ کی اضافت کتاب کے مصنف جیسے "سیرت ابنِ ہشام، سیرت ابنِ اسحاق وغیرہ ہو تو تب بھی آپؐ کی سیرت طیبہ ہی مراد ہے۔

لفظ مغازی کا مفہوم

"غزا یغزو غزواً و غزاۃ و غزواناً" کے معنی ارادہ کرنا اور طلب کرنا کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد کفار سے جنگ کا ارادہ کرنا ہے۔

ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

"واصل الغزو القصد و مغزی الکلام مقصدہ،والمراد بالغازی ھنا ما وقع من قصد النبی ﷺ الکفار بنفسہ او بجیس من قبلہ وقصد ھم اعم من ان یکون الی بلاد ھم او الی الاماکن التی حلوھا[5]"

" غزوہ کا لغوی معنی قصد وارادہ کے ہیں۔ یہاں مغازی سے مراد نبی کریم ﷺ کا بذاتِ خود اپنے لشکر کے ساتھ کفار کی طرف نکلنا ہے۔ آپ کا یہ قصد عام ہے خواہ ان کے شہروں کی طرف نکلیں یا ان مقامات کی طرف جہاں کا فر قیام پذیر ہوں"۔

ابتداً لفظ مغازی اپنے محدود معنی میں مستعمل تھا۔ بعد میں اس کے معنی میں وسعت پیدا ہو گئی، حتیٰ کہ سیرت پر بھی اس کا اطلاق ہونے لگا۔ چنانچہ مغازی عروہ بن زبیر (م94ھ)، مغازی ابان بن عثمان (م105ھ)، مغازی محمد بن شہاب زہری (م124ھ)، مغازی ابن اسحاق (105ھ)، مغازی موسیٰ بن عقبہ (م141ھ) اور مغازی واقدی (م207ھ) وغیرہ میں مغازی کی روایات کے ساتھ ساتھ دیگر روایات بھی شامل ہیں۔

ابتداء لفظ "سیرت" اپنے اصطلاحی مفاہیم مختلفہ میں سے "مغازی" کے مفہوم کے ساتھ خاص رہا۔ اسی لیے اولین کتب مغازی کو "کتب سیرت" بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً "ابن اسحاق" اور "واقدی" کی کتب مغازی کو کتب سیرت بھی کہا جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ لفظ اپنے معنوی اقتضاء کے پیش نظر ترقی کرتا رہا اور اس کے ضمن میں سیرت نبویؐ کے تمام گوشے بیان کیے جانے لگے۔

---

[1] ۔ اردو جامع انسائیکلوپیڈیا، شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز لاہور، 1988ء، ص:944

[2] ۔ اردو دائرہ معارف اسلامی، دانش گاہ پنجاب لاہور، 1987ء، ص:505

[3] ۔ شبلی نعمانی، مولانا، مقدمہ سیرت النبی ﷺ، الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور، 1991ء، 8:1

[4] ۔ کاندہلوی، مولانا محمد ادریس، مقدمہ سیرت مصطفیٰ، مکتبہ عثمانیہ کراچی، 2001ء، ص 12:1

[5] ۔ العسقلانی، حافظ ابنِ حجر احمد بن علی، فتح الباری، دار النشر لاہور، 1981ء، 354:7

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol. 5 No.4 2021

سیرت طیبہ کے بنیادی مآخذ و مصادر

رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کے درج ذیل ابتدائی بنیادی مصادر کا مختصر اجمالی تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

1۔ قرآن کریم

سیرت کا بنیادی ماخذ قرآن کریم ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ:"کان خلقہ القرآن[1] " (آپؐ کے اخلاق قرآن مجید ہے) قرآن مجید میں جا بجا سیرت سے متعلق معلومات بکھری ہوئی ہیں۔ بے شمار آیات اور ان کا شان نزول آپ کی حیات طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو نمایاں کرتا ہے۔ آپؐ کی ابتدائی زندگی، یتیمی، غربت، جوانی میں مالی فراغت، تلاشِ حق، بعثت، نزولِ وحی، دعوت و تبلیغ، کفار کی مخالفت، اسلام کا فروغ، معراج، ہجرت حبشہ، ہجرتِ مدینہ، تحویل کعبہ، مشہور غزوات و سرایا، مالِ غنیمت، فئے کفار و مشرکین کے ساتھ عہد و میثاق اور جہاد و قتال، خاندانی زندگی، اخلاق و عادات اور سیرت و کردار کے بارے میں مستند معلومات کا سرچشمہ یہ کتاب ہے[2]۔

سر ولیم میور کا بیان ہے کہ

> " قرآن کی اس خصوصیت میں قطعاً کوئی مبالغہ نہیں کہ محمد ﷺ کی سیرت اور اسلام کی ابتدائی تاریخ معلوم کرنے کے لیے اس میں بنیادی باتیں موجود ہیں اور محمد ﷺ کی زندگی کے تمام تحقیق طلب امور اس کے ذریعے صحت کے ساتھ جانچے جاسکتے ہیں؛ چنانچہ ہمیں محمد ﷺ کے مذہبی خیالات، ان کے پبلک افعال اور ان کی نجی زندگی کے متعلق تمام مواد قرآن میں مکمل طور پر مل جاتا ہے۔ محمد ﷺ کی سیرت اور ان کا کردار معلوم کرنے کے لیے قرآن ایک ایسا شفاف آئینہ ہے جس میں ہمیں سب کچھ صاف صاف نظر آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدائی مسلمانوں میں یہ بات ضرب المثل کے طور پر مشہور تھی کہ آپؐ کی سیرت، قرآن ہے[3]۔"

قران کریم میں آپؐ کی زندگی کے اہم پہلوؤں کو واضح کیا گیا ہے۔ اس میں آپؐ کے عہد کے بعض واقعات پر بحث کی گئی ہے اور آپؐ کی خصوصیات بیان کی گئی ہیں۔ لیکن ان خصوصیات کا تذکرہ کتب احادیث، کتب مغازی و سیر، کتبِ تاریخ کی طرح مفصل و مرتب نہیں بلکہ مختصر و مجمل ہے۔

آیاتِ قرآنی کے مطابق آپؐ دعائے خلیل[4] اور نوید مسیحاہیں[5]۔ آپؐ کا اسم مبارک محمد[6] اور احمد[7] ہے۔ آپؐ کو یٰسین[8]، طہٰ[9]، مزمل[10]، مدثر[1]، نبی امی[2]، داعی الی اللہ[3]، منذر[4]، ہادی[5]، سراج منیر[6]، شاہد[7]، مبشر[8]، نذیر[9]، مزکّی[10]، معلم کتاب و حکمت[11]، مختلف غزوات، بیعت رضوان، صلح حدیبیہ[12]، فتح مکہ[13] اور حجۃ الوداع[14] وغیرہ کا ذکر مختصراً اور بعض کا تفصیلاً موجود ہے۔ ان تمام آیات کو جمع کر کے آپؐ کی سوانح عمری مرتب کی جاسکتی ہے۔

---

[1] ۔ سلیمان بن احمد طبرانی، المعجم الاوسط، مکتبہ دارالفکر بیروت-لبنان1406ھ ص 75:1

[2] ۔ ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ، ص:43

[3] ۔ The Life of Mohammad:Sir William Muir, (Introduction) p.28

[4] ۔ البقرہ، 129:2

[5] ۔ صف، 6:61

[6] ۔ فتح، 29:48

[7] ۔ صف، 6:61

[8] ۔ یٰسین، 1:36

[9] ۔ طٰہٰ، 1:20

[10] ۔ مزمل، 1:73

Vol. 5 No.4 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

قرآن میں آپؐ کی ازواجی زندگی[15] کے بارے میں بھی واضح اشارے ملتے ہیں۔ ازواجِ مطہرات اور آنحضرت ﷺ کی خصوصی حیثیت[16]، واقعہ تحریم[17]، حضرت زینب کا حضرت زید بن حارثہ سے نکاح کے احکامات[18]، واقعہ افک[19]، وفدِ نجران کو دعوتِ مباہلہ[20]، حضرت عبد اللہ بن امّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے بے اعتنائی پر اللہ تعالیٰ کی تنبیہ[21] کا بھی قرآن سے ہی پتہ چلتا ہے۔ آپؐ کے جانثار دوست حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام لیے بغیر تذکرہ کیا گیا ہے[22] اور جانی دشمن ابو لہب اور اس کی بیوی کے لیے دردناک عذاب کی خبر دی ہے[23]۔ رسول اللہ ﷺ پر کفارِ مکہ مختلف الزامات لگاتے تھے۔ وہ آپؐ کو نعوذ باللہ مجنون، گمراہ، مفتری، کاہن، جادوگر اور شاعر قرار دے کر لوگوں کو

---

[1]۔ مدثر، 1:74

[2]۔ اعراف، 158:7

[3]۔ احزاب، 46:3

[4]۔ رعد، 7:13

[5]۔ رعد، 7:13

[6]۔ احزاب، 46:33

[7]۔ احزاب، 45:33

[8]۔ احزاب، 45:33

[9]۔ احزاب، 45:33

[10]۔ آلِ عمران، 64:3

[11]۔ آلِ عمران، 64:3

[12]۔ فتح، 48: 6-27

[13]۔ بنی اسرائیل، 81:17

[14]۔ المائدہ، 3:5

[15]۔ احزاب 33: 49-51

[16]۔ احزاب 33: 30-34

[17]۔ التحریم، 1-2

[18]۔ احزاب، 33 :37

[19]۔ النور، 24: 11-18

[20]۔ آلِ عمران، 65:3

[21]۔ عبس، 80: 1-16

[22]۔ توبہ، 40:9

[23]۔ اللھب، 111: 1-5

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

اسلام قبول کرنے سے روکتے تھے[1]۔ قرآن نے ان الزامات کے بڑے منطقی اور مدلل جواب دے کر نبی کریم ﷺ کے حقیقی اوصاف اعلیٰ اخلاق کی طرف توجہ دلائی ہے۔ سیرت نگاروں نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں کتبِ سیرت مرتب کرنے کی رویت ڈالی ہے۔اس اسلوب پر درج ذیل کتب سیرت مرتب کی گئی ہیں۔

1۔جمالِ مصطفیٰ" از عبدالعزیزؒ عرفی

2۔رسول کریم فی قرآن عظیم از پیرزادہ شمس الدین

2۔سیرت قرآنیہ از محمد اجمل

3۔"حیاتِ محمد"، "اخلاقِ محمد" اور مقامِ محمد" از ڈاکٹر محمد ابوالخیر کشفیؒ

4۔معراج انسانیت از غلام احمد پرویز

5۔خطیب قرآن، نبی آخر الزماں ﷺ

6۔سیرت نبوی قرآن مجید کی روشنی میں از مولانا عبدالماجد دریا آبادی

7۔سیرت الحبیب الشفیع من الکتاب العزیز الوقیع از مولانا عبدالشکور فاروقی لکھنوی

8۔سیرۃ الرسول از محمد عزہ دروزہ

9۔قرآن اور صاحب قرآن از چوہدری بشیر احمد

10۔رسول رحمت از مولانا ابوالکلام آزاد مرتبہ مولانا غلام رسول مہر

11۔تنویر الانوار فی تاریخ سید الابرار از سید اختر حسین

12۔اسوہ حسنہ، قرآن کی روشنی میں از محمد شریف قاضی

ڈاکٹر عبدالروف ظفرؒ کی تحقیق کے مطابق اردو زبان میں اس اسلوب پر 100 کے لگ بھگ کتب سیرت تحریر کی جاچکی ہے[2]۔

2۔کتب تفسیر القرآن

قرآن مجید سے سیرت نبوی کے مطالعہ کے لیے تفسیری کتب خصوصاً تفسیر بالماثور سے استفادہ ضروری ہے۔اس تفسیری ادب میں آیات کی تفسیر میں احادیث نبویہ نقل کی گئی ہوتی ہیں۔تفسیر بالماثور کی چند معتبر اور نمائندہ کتب تفاسیر درج ذیل ہیں۔

1۔جامع البیان فی تفسیر آی القرآن از ابوجعفر محمد بن جریر الطبریؒ (م310ھ)

2۔بحر العلوم از ابو اللیث سمرقندی حنفیؒ (م375ھ)

3۔الکشف البیان عن تفسیر القرآن از ابواسحاق الثعلبی النیشاپوریؒ (م437ھ)

4۔معالم التنزیل از ابو محمد حسین البغوی الخراسانی الشافعیؒ (م510)

5۔المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز از عطیہ اندلسیؒ (م546ھ)

6۔تفسیر القرآن العظیم (تفسیر ابن کثیر) از حافظ عماد الدین بن کثیر الدمشقی الشافعیؒ (774ھ)

7۔الجواہر الحسان فی تفسیر القرآن از عبدالرحمٰن الثعالبی الجزائری المالکی (872ھ)

8۔الدر لمنثور فی تفسیر بالماثور از جلال الدین السیوطی الشافعیؒ (911ھ)

---

[1]۔سبا،34: 50،46، الصفٰت 37: 26،15

[2]۔ڈاکٹر عبدالروف ظفر، اطراف سیرت، نشریات لاہور، 2014ء، ص:438

Vol. 5 No.4 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

3۔حدیث

سیرت النبی ﷺ کا دوسرا اہم ترین ماخذ حدیث نبوی ﷺ ہے۔ نبی کریم ﷺ کے قول، فعل اور تقریر کو حدیث کہتے ہیں[1]۔ محدثین کرام نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے حوالے سے گراں قدر معلومات پہنچائی ہیں۔ چنانچہ امام بخاریؒ کی کتاب "صحیح بخاری" میں کتاب الانبیاء، کتاب المناقب، باب بدء الوحی، کتاب المغازی اور کتاب النکاح اس طرح صحیح مسلم میں کتاب الفضائل، سنن ابی داؤد میں کتاب الاعلام، سنن ترمذی میں کتاب المناقب سیرت ہی سے متعلق احادیث مبارکہ پر مشتمل ہیں۔ حدیث کی بنیادی اور اہم کتب درج ذیل ہیں۔

1۔کتاب الآثار

امام ابوحنیفہؒ (80ھ-150ھ) نے احادیث احکام میں سے صحیح اور معمول بہ روایات کا انتخاب فرما کر فقہی ابواب میں حدیث کی کتاب مرتب کی اور اس کا نام "کتاب الآثار" رکھا۔

2۔مؤطا

حدیث کا دوسرا اہم ترین مجموعہ امام مالک بن انسؒ (93ھ-179ھ) کی تالیف "مؤطا" ہے، جو اہل مدینہ کی روایات اور فتاویٰ پر مشتمل ہے۔ یہ حدیث کی کتاب 1720 احادیث پر مشتمل ہے[2]۔

3۔مسند احمد بن حنبلؒ

امام احمد بن حنبلؒ (164ھ-214ھ) نے ساڑھے سات لاکھ احادیث میں سے چالیس ہزار کے قریب حدیثیں جمع کیں۔ حدیث کا یہ مجموعہ 18 مسندوں اور 172 ابواب پر مشتمل ہے۔

4۔کتب صحاح ستہ

1۔ صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ (194ھ-252ھ) اس کتاب کا پورا نام "الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ وسنہ وایامہ" ہے۔

2۔ صحیح مسلم از امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری (204ھ-261ھ)

3۔ سنن ابوداؤد از امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق اسدی سجستانی (203ھ-275ھ)

4۔ سننِ نسائی از امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی (215ھ-303ھ)

5۔ جامع ترمذی از امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (209ھ-279ھ)

6۔ سننِ ابنِ ماجہ از امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابنِ ماجہ القزوینی (209ھ-273ھ)

4۔کتاب المغازی والسیر

کتاب المغازی سیرت کا بنیادی مآخذ ہے۔ مدینہ منورہ کو علم سیر ومغازی کا اولین مرکز اور درس گاہ کی حیثیت حاصل تھی۔ یہاں سے علم سیر ومغازی کو مستقل فن کی حیثیت حاصل ہوئی۔ اس فن کی اہم شخصیات درج ذیل ہیں۔

1۔ ابان بن عثمان (20ھ-100ھ) سب سے پہلے انہوں نے مغازی کا مجموعہ تالیف کیا۔

2۔ عروہ بن زبیر (23ھ-94ھ) محمد بن اسحٰق، واقدی طبری اور سید الناس نے آپ سے روایات لی ہیں۔

---

[1] ۔ جالندھری، خیر محمد، خیر الاصول فی حدیث الرسول، مکتبہ البشریٰ لاہور، 2012ء ص:3

[2] ۔ ابوزہرہ مصری، محمد، تاریخ حدیث ومحدثین (مترجم۔ غلام احمد حریری)، ملک سنز پبلشرز فیصل آباد، 1987ء، ص:321

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

3۔وہب بن منبہ (34ھ-110ھ)

4۔عاصم بن عمر بن الاقتادہ (م120ھ)

5۔شرجیل بن سعد (123ھ)

6۔محمد بن شہاب الزہری (51ھ-124ھ) کا حدیث، تفسیر، فقہ، تاریخ اور مغازی و سیر پر کام ہے۔

7۔عبداللہ بن ابو بکر بن محمد بن عمر بن حزم (م130ھ)

8۔ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوف (م137ھ)

9۔موسیٰ بن عقبہ بن ربیعہ بن ابی عیاش الاسدی (م141ھ) یہ حضرت زبیر بن العوام کے آزاد کردہ غلام تھے۔

10۔ابو عروۃ معمر بن راشد الازدی (96ھ-150ھ) آپ قبیلہ ازد سے تھے اور امام زہری کے شاگرد تھے۔

11۔محمد بن اسحٰق بن یسار بن خیار (85ھ-151ھ) ان کی کتاب "کتاب المغازی والسیر" معروف ہے۔

12۔ابو محمد عبدالملک بن ہشام بن ایوب الحمیری (م213ھ) ان کو ثقہ، نامور محدث اور مؤرخ تسلیم کیا جاتا ہے

13۔ابو معشر السندی (170ھ) ان کا نام عبدالرحمٰن بن ولید بن ہلال تھا۔ اور یہ بنو ہاشم کے مولیٰ تھے۔

14۔معتمر سلیمان بن طرخان ابی المعتمر التیمی (106ھ-187ھ)۔ آپ امام احمد بن حنبلؒ کے استاد تھے۔

15۔ابو عبداللہ محمد بن عمر الواقدی (130ھ-207ھ)۔ ان کی 28 تصانیف کے نام ملتے ہیں۔

16۔محمد بن سعد الزہری (168ھ-230ھ)۔ یہ واقدی کے کاتب تھے۔

17۔حافظ ابو سعید عبدالملک نیشاپوری (م406ھ) ان کی کتاب کا نام "شرف المصطفیٰ" آٹھ جلدوں میں ہے۔

18۔امام ابو عمر یوسف بن عبدالبر (م463ھ) ان کی کتاب "الدرر فی اختصار المغازی والسنۃ" جو سیرت ابن عبدالبر کے نام سے مشہور ہے

19۔ابوالقاسم عبدالرحمٰن السہیلیؒ (م581ھ) ان کی تصنیف کا نام "الروض الانف" جو شرح سیرت ابن ہشام ہے

20۔حافظ عبدالرحمٰن ابن جوزی (597ھ)۔ ان کی تصنیف کا نام "شرف المصطفیٰ" سیرت پر مشہور کتاب ہے۔

5۔کتبِ تاریخ

سیرت کا ایک اہم ماخذ قدیم اسلامی کتبِ تاریخ ہیں۔ سیرت کا ایک بہت بڑا حصہ تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے۔ اسلامی تاریخ پر متقدمیں، متوسطین اور متاخرین نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں یہاں پر چند اہم کتب کا ذکر کیا جاتا ہے جن میں رسول ﷺ کا بطورِ خاص تذکرہ کیا گیا ہے۔

1۔ابو معشر السندھیؒ (م170) ان کی تالیف محفوظ نہیں ہے البتہ تاریخِ طبری میں اس کے بعض اجزاء محفوظ ہیں۔

2۔واقدی (م207ھ) ان کی تصنیف "کتاب الطبقات" "سیرت النبویؐ، صحابہ اور تابعین کی تاریخ پر مشتمل ہے۔

3۔مدائینی (135-225ھ) ایک نامور مؤرخ ہیں۔ انہوں نے عباسیوں تک تاریخ مرتب کی۔

4۔محمد ابن سعد (230ھ) ان کی تالیفات طبقات کبیر و صغیر ہیں۔ طبقات الکبریٰ کی پہلی جلد سیرت پر مشتمل ہے

5۔امام بخاری (256ھ) ان کی کتب کا نام تاریخ صغیر، تاریخ اوسط اور تاریخ کبیر ہے۔

6۔ابو محمد عبداللہ بن مسلم ابن قتیبہ ادینوری (213ھ-272ھ)۔ ان کی تصنیف کا نام "کتاب المعارف" ہے

7۔ابو حنیفہ احمد بن داؤد الدینوری (م282ھ) کی "اخبار الطّوال" ہے۔ یہ چار سو صفحات پر مشتمل ہے۔

8۔احمد بن ابی یعقوب بن واضح الیعقوبی (م282ھ) ان کی کتاب کا نام "کتاب التاریخ الکبیر" ہے۔

9۔ابو جعفر محمد بن جریر الطبری (235ھ-310ھ)۔ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔

Vol. 5 No.4 2021
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

10۔ احمد بن ابی خشیمہ بن حرب بن شداد بغدادی(205ھ-299ھ) نے تاریخ پر "تاریخ کبیر" تالیف کی ہے۔

11۔ ابوالحسن علی بن الحسین بن علی المستودی (م346ھ) ان کی تصنیف "تنبیہ ولاشراف" المسعودی" ہے۔

12۔ ابوالفرج عبدالرحمٰن ابن جوزی (510ھ-597ھ) نے دس جلدوں پر "المنتظم فی تاریخ الملوک والامم" ضخیم کتاب مرتب کی۔

13۔ عزّالدین علی بن محمد الجزری (555ھ-630ھ) یہ ابن الاثیرؒ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی کتاب "الکامل فی التاریخ" ہے۔

14۔ عمادالدین ابوالفداء اسمٰعیل بن علی (672ھ-732ھ) کی مشہور کتاب "المختصر فی اخبار البشر" ہے۔

15۔ ابوعبداللہ محمد بن احمد المعروف بہ علامہ الذہبیؒ (673ھ-748ھ) کی تصنیف "تاریخ الاسلام" ہے۔

16۔ اسمٰعیل بن عمر عمادالدین ابوالفداء ابن کثیر (710ھ-774ھ) نے دس جلدوں پر مشتمل "البدایہ والنہایہ فی التاریخ" کے نام سے مرتب کی۔

17۔ ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد بن خلدون المغربی (732ھ-808ھ) کی "کتاب العبر" مشہور ہے۔

18۔ احمد بن علی تقی الدین المقریزی (776ھ-845ھ) کی بہت سی تاریخی کتب مشہور ہیں۔

19۔ احمد بن جابر بن یحییٰ بن داؤد البلاذری (203ھ-279ھ) کی دو تصانیف "فتوح البلدان" اور انساب الاشراف"۔

اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری ایسی کتب تاریخ ہیں جن میں جزواً یا تفصیلاً سیرت النبی ﷺ کا تذکرہ آتا ہے۔

6۔ کتب اسماء الرجال

سیرت رسول ﷺ کا ایک اہم ماخذ کتب اسماء الرجال ہیں۔ مولانا شبلیؒ کے بقول" سینکڑوں محدثین نے اپنی عمریں صرف کرکے ایک ایک شہر گئے، راویوں سے ملے، ان کے متعلق ہر قسم کی معلومات حاصل کی، جو لوگ ان کے زمانہ میں موجود نہ تھے ان کے دیکھنے والوں سے حالات دریافت کیے۔ ان تحقیقات کے ذریعے سے "اسماء الرجال" کا وہ عظیم الشان فن تیار ہو گیا جس کی بدولت آج کم از کم ایک لاکھ شخصوں کے حالات معلوم ہو سکتے ہیں اور ڈاکٹر اسپر نگر کے حسن ظن کا اعتبار کیا جائے تو یہ تعداد پانچ لاکھ تک پہنچ جاتی ہے[1]"۔ اس فن کی اہم کتب درج ذیل ہیں۔

1۔ طبقات ابن سعد از محمد بن سعدؒ (م230ھ) جو کہ بارہ جلدوں پر مشتمل ہے۔

2۔ تواریخ امام بخاری (256ھ) یہ فن اسماء الرجال میں تین کتابیں تاریخ کبیر، تاریخ اوسط اور تاریخ صغیر ہیں۔

3۔ کتاب الجرح والتعدیل۔ یہ علامہ احمد بن عبداللہ العجلی (261ھ) کی تالیف ہے۔ اس فن پر مستند کتاب ہے۔

4۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔ یہ حافظ ابو عمر و یوسف بن عبدالبر اندلسی (م463ھ) کی تصنیف ہے۔

5۔ الکمال فی معرفۃ الرجال۔ یہ حافظ عبدالغنی بن عبدالواحد المقدسی (600ھ) کی تصنیف ہے۔

6۔ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ۔ یہ علامہ ابن اثیر (م630ھ) کی تصنف ہے۔ اور مصر سے شائع ہو چکی ہے۔

7۔ تہذیب الکمال فی معرفۃ الرجال۔ یہ حافظ جمال الدین یوسف المزی (م744ھ) کی تصنیف ہے۔

8۔ میزان الاعتدال فی نقد الرجال۔ یہ امام ذہبی (748ھ) کی تصنیف ہے۔

9۔ تہذیب التہذیب۔ یہ ابنِ حجر عسقلانیؒ (م852ھ) کی بارہ جلدوں پر مشتمل تصنیف ہے۔

10۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔ یہ بھی ابنِ حجر کی تصنیف ہے۔

---

[1]۔ مولانا شبلی، مقدمہ سیرت النبیؐ 38:1

7۔کتب شمائل

کتب شمائل بھی سیرت النبی ﷺ کا بنیادی ماخذ ہے۔ ان کتب میں نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک،عادات وخصائل اور معمولاتِ زندگی بیان کیے جاتے ہیں۔اس موضوع پر اہم کتب درج ذیل ہیں۔

1۔شمائل ترمذی۔یہ امام ترمذیؒ(م279ھ)کی تصنیف ہے۔اس کا اصل نام "الشمائل النبویہ والخصائل المصطفویہ" ہے۔

2۔کتاب الشفا۔یہ قاضی عیاض اندلسیؒ(م544ھ)کی تالیف ہے۔اس کتاب کے چار حصے ہیں۔

3۔ الخصائص الکبریٰ۔ علامہ سیوطیؒ کی تصنیف ہے۔

4۔سبل الھدیٰ والرشاد۔امام شامیؒ کی جو اپنے موضوع پر انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔

5۔ الانوار فی شمائل النبی ﷺ المختار۔علامہ بغویؒ کی تصنیف ہے۔

6۔الادب المفرد۔امام بخاریؒ کی اس موضوع پر تصنیف ہے۔

8۔کتب دلائل

سیرت رسول کا ایک ماخذ کتب دلائل نبوت ہیں جن میں آپؐ کے معجزات اور دیگر کارناموں کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔سید سلیمان ندویؒ نے "خطباتِ مدراس" میں بہت سی کتب کے نام گنوائے ہیں۔ان میں سے مشہور چند کتابوں کے نام درج ذیل ہیں۔

1۔دلائل النبوۃ۔یہ ابو اسحٰق حربی(م255ھ)کی تصنیف ہے۔

2۔دلائل النبوۃ۔امام ابو بکر بیہقیؒ(م430ھ)کی تصنیف ہے۔

3۔دلائل النبوۃ۔یہ ابو نعیم اصفہانی(430ھ)کی تصنیف ہے۔

4۔دلائل النبوۃ۔یہ امام مستغفری(م432ھ)کی تصنیف ہے۔

5۔خصائص الکبریٰ فی المعجزات خیر الوریٰ۔یہ امام جلال الدین سیوطیؒ(911ھ)کی تصنفی ہے۔

9۔کتب آثار واخبار

وہ کتابیں جو مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے حالات کے بارے میں لکھی گئی ہیں وہ بھی سیرت رسول ﷺ کا ماخذ ہیں۔ان کتابوں میں ان شہروں کے عام حالات کے علاوہ حضور اکرم ﷺ کے حالات زندگی اور آپ سے متعلقہ مقدس مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے۔اس نوع کی اہم کتب درج ذیل ہیں۔

1۔اخبار مکہ۔یہ کتاب علامہ ازرق(م223ھ)کی تصنف ہے۔

2۔اخبار مدینہ۔یہ کتاب عمر بن شبہ(262ھ)کی تصنف ہے۔

3۔اخبار مدینہ۔یہ کتاب ابن زبالہ کی تصنیف ہے۔

4۔عقد الثمین۔یہ کتاب آٹھ جلدوں میں امام تقی الدین(م832ھ)نے مرتب کی۔

5۔اعلام الاعلام۔یہ کتاب علامہ قطب الدین(م986ھ)نے مرتب کی ہے۔

6۔مراۃ الحرمین۔یہ شیخ محمد ابراہیم رفعت پاشا کی چھ جلدوں پر مشتمل کتاب ہے۔

10۔ ادبی کتب ومعاصرانہ شاعری

سیرت نبوی کا ایک اہم ماخذ عہد نبوی کا معاصرانہ ادب ہے۔جس میں ادب جاہلیہ،ادب اسلام،نعتیہ کلام،لغت اور سفر نامے بھی شامل ہیں۔ادب کی ان کتابوں میں سے جاحظ کی "البیان والتبیین" اور "الحیوان"۔عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ کی "المعارف" اور "الشعر والشعراء" محمد بن یزید کی کتاب "الکامل فی اللغۃ الادب"۔ابو بکر محمد بن انباری کی کتابیں "الوقف والابتداء" اور "الاضداد" وغیرہ اس صنف پر نمایاں مقام رکھتی ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

سیرت کا آغاز وارتقاء

ابتداء میں سیرت نگاری تدوین حدیث کی صورت میں ہوئی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے دور سے ہی شروع ہو چکا تھا اور حدیث کا بہت بڑا ذخیرہ تحریری شکل میں جمع ہو گیا تھا جیسے الصحیفہ الصادقہ، صحیفہ ہمام بن منبہ اور دیگر صحابہ کرام اور تابعین عظام کے تحریری مجموعہ احادیث موجود تھے۔ لیکن باقاعدہ طور پر سرکاری سطح پر تدوین حدیث کی ابتداء حضرت عمر بن عبد العزیز (101ھ) کے دور سے ہوئی[1]۔ انہوں نے اس وقت کے جلیل القدر عالم ابو بکر بن محمد بن حزم (117ھ) سے رسول اکرم ﷺ کی احادیث جمع کرائی[2]۔ ابن شہاب زہری فرماتے ہیں کہ ہمیں عمر بن عبد العزیزؒ نے سنن جمع کرنے کا حکم دیا تھا ہم نے اسے علیحدہ علیحدہ دفاتر میں لکھا اور انہوں نے یہ دفاتر اپنی حکومت میں ہر جگہ بھجوا دیئے[3]۔

حدیث کی تدوین کے ساتھ ساتھ ایسے علماء کا ذکر بھی ملتا ہے جو سیرت اور مغازی جمع کرتے رہے اور اولین سیرت نگار کی حیثیت سے معروف ہوئے۔ اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان علمائے سیرت کا اجمالی تذکرہ کیا جائے۔

1۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ (26ھ-93ھ)

حضرت عروہ حدیث اور مغازی کے بہت بڑے عالم تھے۔ یہ اپنی خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شاگرد تھے۔ ان کا شمار مدینہ کے فقہائے سبعہ میں ہوتا ہے۔ امام بن شہاب زہریؒ آپ کے شاگرد تھے[4]۔ حضرت عروہ بن زبیر نے سیرت کی تدوین و کتابت کا آغاز کیا۔

2۔ حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ (20ھ-105ھ)

آپ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ مغازی کی سب سے پہلے انہوں نے کتاب مرتب کی جسے مغیرہ بن عبد الرحمٰن نے روایت کیا تھا[5]۔ ان کا مدینہ کے سات مشہور فقہاء میں شمار ہوتا ہے۔ آپ حضرت انس بن مالک کے شاگرد تھے اور امام محمد بن مسلم بن شہاب الزہریؒ کے استاد تھے۔

3۔ وہب بن منبہ (34ھ-110ھ)

ابو عبد اللہ وہب بن منبہ الیمانی مشہور صاحب قصص و اخبار ہیں۔ آپ نے حضرت ابو ہریرہ، ابو سعید الخدری، عبد اللہ بن عمر، عبد اللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کیں ہیں۔ آپ کی مغازی کے چند اوراق جرمنی کی لائبریری میں ملے ہیں۔ جس میں بیعت العقبہ، دار لندوۃ میں قریش کی بات چیت، ہجرت کے لیے تیاری اور آپؐ کے مدینہ پہنچنے کا تذکرہ ہے۔[6]

4۔ ابن شہاب الزہری (50ھ-124ھ)

ابو بکر محمد بن مسلم بن عبد اللہ شہاب الزہری نے سیرت کو جمع کرنے کا خصوصی اہتمام کیا۔ حافظ ابن حجر لکھتے ہیں کہ:

> وہ مدینہ میں انصاری صحابہ کے ہر گھر میں جاتے اور وہاں موجود مرد، عورت، بوڑھے اور نوجوان ہر شخص سے آپؐ کی احادیث، تعلیمات اور سیرت کے بارے میں معلومات جمع کرتے تھے۔ یہاں تک کہ نوجوان کنواری لڑکیوں سے بھی احادیث اور سیرت کے بارے میں پوچھتے اور لکھتے جاتے

---

[1] ۔ ڈاکٹر عبد الروف ظفر، التحدیث فی علوم الحدیث، مکتبہ قدوسیہ لاہور، 2007ء، ص:110

[2] ۔ عبد الروف ظفر، التحدیث، ص:79

[3] ۔ عبد الروف ظفر، ص:80

[4] ۔ ابنِ سعد محمد بن سعد، اطبقات الکبریٰ، دار لکتب العلمیہ بیروت، 1997ء، 179:2

[5] ۔ ابن سعد، الطبقات الکبری، 156:5

[6] ۔ ڈاکٹر سہیل حسن، عربی مصادرِ سیرت، فکر و نظر، ادارہ تحقیقاتِ اسلامیہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، جلد، 30 شمارہ۔ 1-4 دسمبر 1992ء، ص:256

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

تھے[1]۔

امام بخاریؒ کتاب المغازی میں چالیس احادیث سے زائد امام زہریؒ سے بیان کی ہیں۔امام زہری نے حضرت انس بن مالک، عبد اللہ بن عمر، السائب بن یزید اور عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہما سے علم حاصل کیا اور آپ کے شاگردوں میں امام مالک بن انس، عطاء بن ابی رباح، عمر بن عبد العزیز، امام اوزاعی، ابن جریج، امام ابو حنیفہ، اور ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ اجمعین مشہور ہیں۔

5۔ عبد اللہ بن ابی بکر ابن حزمؒ (م130ھ)

عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد عمرو بن حزم مدنی ایک محدث اور مؤرخ کی حیثیت سے معروف تھے۔ آپ نے اپنی خالہ عمرۃ بن عبد الرحمٰن جو حضرت عائشہ کی شاگردہ تھیں سے روایات کا ذخیرہ اکٹھا کیا ہے[2]۔ حضرت عمر بن عبد العزیز (م101ھ) نے ان کی ذمہ داری لگائی تھی کہ آپؒ کی احادیث جمع کریں اور خصوصاً اپنی خالہ حضرت عمرۃ سے روایت لیں۔ آپ نے مدینہ میں موجود تمام احادیث جمع کیں اور اس مجموعہ کو دمشق بھجوایا[3]۔ ابن اسحاق، واقدی، طبری اور ابنِ سعد نے ان سے سیرت و مغازی پر متعدد روایات نقل کی ہیں۔

6۔ محمد بن اسحاق (85ھ-151ھ)

محمد بن اسحاق بن یسار المدنی مغازی و سیرت کے قدیم ترین مصنف ہیں۔ آپ نے عروہ بن زبیر کی روایات اپنے والد سے لی۔اس کے علاوہ آپ نے ابان بن عثمان، سعید بن المسیّب، نافع مولیٰ ابن عمر، ابن حزم اور امام زہری سے علم حاصل کیا۔ابن شہاب زہری کا بیان ہے کہ اگر کوئی مغازی کا علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے ابن اسحاق کا محتاج ہے۔ ابن اسحٰق کی کتاب، "کتاب المغازی والسیر" اور کتاب السیرۃ والمبتداء والمغازی" اور "کتاب المغازی" تینوں ناموں سے معروف ہے اور اس کا بیشتر حصہ ابن ہشام نے اپنی "سیرۃ رسول اللہ" میں محفوظ کیا ہے[4]۔

7۔ عبد الملک بن ہشام بن ایوب الحمیری (213ھ-318ھ)

ابن ہشام مشہور مؤرخ، انساب کے عالم اور نحو و صرف کے ماہر تھے۔ ان کی کتاب "سیرۃ رسول اللہ" سیرت کے قدیم مستند ترین مآخذ میں شمار کی جاتی ہے۔ سیرت ابن ہشام، ابن اسحاق کی کتاب کی تلخیص و تہذیب ہے جو تمام غیر متعلقہ امور اور غیر مستند چیزیں خارج کر کے از سرِ نو مرتب کی گی ہے[5]۔ سیرت ابن ہشام کو محقق حضرات کی خصوصی عنایت حاصل رہی اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اس کی شرح تہذیب و تلخیص اور تحقیق پر کافی کام ہوا ہے[6]۔

مذکورہ بالا بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ سیرت نگاری نے اپنے ارتقائی سفر میں ابتدائی کاوشوں سے لے کر سنجیدہ اور پھر وقیع و مستند کتب تک رسائی میں کافی مراحل طے کئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سیرت نگاری کے فن نے کافی ترقی کی اور مصنفین نے اسے ایک الگ فن کی حیثیت دے دی اور بالآخر بات یہاں تک پہنچی کہ سیرت ایک قد آور علمی و ادبی موضوع بن گیا۔ جس کے نتیجے میں سیرت رسول اللہ ﷺ کے موضوع پر عظیم الشان کام ہوا ہے۔

---

[1]۔ ابنِ حجر عسقلانی، تہذیب التہذیب، مکتبہ دار الفکر بیروت، 1404ھ /1984ء، 449:3

[2]۔ ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول ﷺ، ص:143

[3]۔ ڈاکٹر سہیل حسن، "عربی مصادر سیرت"، فکر نظر 30، شمارہ 1-4 (1992ء)، 252۔

[4]۔ ڈاکٹر انور محمود خالد، اردو نثر میں سیرت رسول، ص:112

[5]۔ عبد الملک ابن ہشام، مقدمہ السرۃ النبویۃ، مکتبہ دار الخیر ملتان، 1410ھ: 1990ء، 29:1

[6]۔ ڈاکٹر سہیل حسن، عربی مصادرِ سیرت، فکر و نظر، ادارہ تحقیقاتِ اسلامیہ بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، جلد، 30 شمارہ۔ 1-4 دسمبر 1992ء، ص:255